ابھی بالکل تازہ واقعہ ہے کہ قطب (دہلی) کی سالانہ تفریح کے لئے ۲۹ جون ۳۸ء کو بدھ کے دن شام کو تمام طلبہ و مدرسین چار لاریوں میں بیٹھکر آرام سے گئے۔ ہمارے پہنچنے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد خود بھی بذریعہ کار تشریف لائے اور مسکراتے ہوئے اترے اور طلبہ کے مجمع میں آکر کھڑے ہوگئے ساتھ ہی پیسوں سے بھری ہوئی ایک وزندار تھیلی بھی لائے۔ وہیں فرش بچھوا کر طلبہ اور مدرسین کے مجمع میں خندہ پیشانی کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اور باتیں کرتے رہے۔ تھیلی کی رقم طالب علموں پر تقسیم کرنے کے لئے لائے تھے لیکن چونکہ بہت سے لڑکے لاریوں سے اترتے ہی پہاڑیوں میں تفریح کے لئے منتشر ہوگئے تھے۔ اسلئے وہ امانت میرے حوالہ کر گئے کہ یہ چالیس روپے ہیں آپ ان کو لڑکوں میں تقسیم کر دیجئے گا۔ گویا ان کے کھانے پینے کے اہتمام میں سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ یہ رقم ان غریب بے وطنوں کو اس تفریح کے موقع پر محض جیب خرچ کے لئے دی گئی تھی اس تفریح کی پوری تفصیل تو مولوی محمد اکبر صاحب کے مضمون میں پڑھئے یہاں تو میں نے ضمناً صرف اسلئے ذکر کر دیا ہے کہ محترم مرحوم کے بعد بھی خدائے "وہاب" نے مدرسہ رحمانیہ کو وہ سرپرست "عطا" فرمایا ہے جس کی بلند خیالیاں بہت حوصلہ افزا اور عزت افزائیاں بے حد قابل تحسین ہیں اسلئے ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ؎

بہار گلشن علم و ادب میں آئیگی ✤ چمن میں آج کلی پھر سے مسکرائیگی

پس آیئے ہم سب ملکر اپنے نیک باپ کے اس سچے جانشین کیلئے دل سے دعا کریں ؎

الٰہی دے اسے ملت کا اپنی سوز و گداز ✤ وہ عمر بھر رہے تا تیرے دیں کا نغمہ نواز

امواج الم

(از مولوی ضیاء الدین صاحب ضیاؔ الہ آبادی متعلم مدرسہ رحمانیہ)

میری دنیائے تخیل اے ضیاؔ ہے سوگوار ✤ مرتعش دست و قلم ہیں اور آنکھیں اشکبار
کیا قیامت ہے کہ ساز دل نہیں ہے نغمہ بار ✤ دیکھتا ہوں اب جہان رنگ و بو کو تیرہ تار
کیوں غم و حرماں میں اک اک شخص ہے ڈوبا ہوا! ✤ جوشش غم سے ہے ہر پیر و جواں سینہ فگار
آہ میں افسانۂ درد و الم کو کیا کہوں ✤ ہوگیا ہم سے جدا اسلام کا خدمت گذار
دردمندوں بینواؤں کی کفالت کے لئے ✤ مستعد تھا دور کر کے عیش و عشرت کا خمار
وہ کہ جس کی زندگی کے واسطے روح رواں ✤ پرورش تھی طالبان علم کی لیل و نہار
جسکا فیض عام تھا مخلوق پر چھایا ہوا ✤ جو سخاوت میں تھا بیشک بحر ناپیدا کنار
اسکے عادات و خصائل قابل صد رشک تھے ✤ پیکر اخلاص تھا اخلاق تھا اس کا شعار
گلشن رحمانیہ اس کے ہی لطف عام سے ✤ دیر رہا ہے آجتک دنیا کو پیغام بہار
سرخرو تیری عطا سے تھا یہاں بھی وہ بزرگ ✤ اب وہاں بھی ہو عطا جنت اسے پروردگار